۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ءکو، جب کہ جنرل محمد ضیاء الحق کے مارشل لا کی وجہ سے ملک میں اسمبلی موجود نہیں تھی، اس لیے ایک صدارتی آرڈی ننس کے ذریعے طے کیا گیا کہ مرزائیوں کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں، ان کے عبادت خانوں کو مسجد نہیں کہا جاسکتا۔ یہ اذان اور دیگر شعائر اسلامی کو استعمال کرنے کے مجاز نہیں۔ یہ حقیقت میں دستوری ترمیم ہی کی ایک وضاحت تھی، کوئی نیا قانون نہیں تھا۔ مگر افسوس کہ اس آرڈی ننس کے باوجود قرارِواقعی قانون سازی اور عملی اقدامات نہ کیے گئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیت کے مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کیا جائے۔ قادیانی اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے وقتاً فوقتاً اقدام کرتے رہتے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاسپورٹ سے قادیانی ہونے کا ثبوت کا ختم کیا جانا، میاں نواز شریف کا اپنے تیسرے دورِ حکومت (۲۰۱۳-۱۸ء) میں قادیانیت کے حق میں مختلف اقدامات اُٹھانا، بالخصوص ممبرانِ قومی اسمبلی کے حلف میں تبدیلی کرنا جس پر انھیں شدید قومی ردعمل کا سامنا کرنا پڑا، اور موجودہ حکومت کا اپنی کابینہ میں ایک قادیانی کو بطورِ وزیر شریک کرنا ایسے اقدامات ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ قادیانی اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے سرگرمِ عمل ہیں اور ہمارے ملک میں موجود لبرل وسیکولر حلقہ ان کی تائید اور حمایت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ لہٰذا، حکومت کی ذمہ داری ہے اور تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کو بھرپور عوامی دباؤ کے ساتھ یہ اقدامات اُٹھانے چاہییں: ● قادیانیوں کی حیثیت کے تعین کے لیے اسمبلی میں باقاعدہ قانون سازی کی جائے۔ ● اب تک جو قانونی سقم رہ گئے ہیں انھیں دُور کیا جائے۔ ● ملک کے حساس مناصب سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ ● ان کی باقاعدہ مردم شماری کی جائے۔

مستحکم پاکستان: مولانا مودودیؒ کا لائحہ عمل

جاوید اقبال خواجہ○

مولانا مودودیؒ اسلامی نظام زندگی کے نفاذ کے نقیب اور داعی تھے۔ عصرِ حاضر کے اسلامی اسکالروں، مفکرین اور علما میں مولانا مودودیؒ وہ منفرد شخصیت تھے، جنھوں نے اسلامی نظام حیات کے بارے میں ایک مربوط فکر پیش کی۔ اس فکری سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اور اسلامی ریاست کے قیام کے لیے انھوں نے اگست ۱۹۴۱ء میں ایک تنظیم جماعت اسلامی کے نام سے تشکیل دی۔ ان کی فکر نے پاکستان اور پاکستان سے باہر عالم اسلام میں نشاتِ ثانیہ کی ایک لہر کو جنم دیا۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کی غالب اکثریت اپنے اپنے معاشرے میں مختلف پلیٹ فارموں پر اور مختلف صورتوں میں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے مسلمان مولانا مودودی کے اوّلین مخاطب تھے۔ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان کو ایک اسلامی جمہوری اور فلاحی ریاست بنانے کے لیے جماعت اسلامی کی جدوجہد آج تک جاری ہے۔ مولانا مودودی نے اس جدوجہد میں قدم قدم پر پیش آنے والی مشکلات کا نہ صرف مشاہدہ کیا بلکہ اس کش مکش میں وہ خود اور ان کی جماعت بار بار آزمایش کا شکار ہوتی رہی۔ اسی پاکستان کے قیام کے صرف چھ سال کے اندر ہی ۱۹۵۳ء میں ملک میں جزوی مارشل لا نافذ کر دیا گیا، جس کی فوجی عدالت نے ایک پمفلٹ قادیانی مسئلہ لکھنے پر مولانا مودودی کو پھانسی کی سزا سنادی (جو بعد میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر شدید احتجاج کے باعث عمر قید میں تبدیل کی اور پھر سپریم کورٹ کے فیصلے کے نتیجے میں ختم ہوئی)۔ مقتدر حلقے آزادی ملنے کے برسوں بعد بھی ملک کو ایک متفقہ آئین نہ دے سکے۔ نو سال کی کش مکش کے بعد ۱۹۵۶ء میں ایک آئین منظور ہوا، لیکن صرف دو سال کے بعد

○لندن